بسم اللہ الرحمن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا
روزنامہ
خاص نمبر ۲۴ خطبہ
الفضل
یوم جمعہ
قادیان
ٹیلیفون نمبر ۳۲
رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵
قیمت سالانہ ۱۸ روپے
ماہوار ۱½ روپیہ

جلد ۳۵	۸ ماہ ظہور ۱۳۲۶ھش	۲۰ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ	۸ اگست ۱۹۴۷ء	نمبر ۱۸۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت نزلہ اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت مولوی شیر علی صاحب چند روز سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

خطبہ جمعہ

قوم کی عزت ہزاروں اور لاکھوں جانوں سے بھی زیادہ قیمتی ہے

دعائیں کرو کہ تم اسلام کے لئے شرمندگی کا موجب نہ بنو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
فرمودہ یکم اگست ۱۹۴۷ء

مرتبہ:۔ چودھری فیض احمد صاحب گجراتی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انفرادی اور اجتماعی کاموں میں ایک فرق

ہوتا ہے۔ اجتماعی کام باہمی مشق اور تنظیم کے محتاج ہوتے ہیں۔ لیکن انفرادی کاموں میں اس قسم کی کوئی شرط نہیں ہوتی۔ آج کل کے فتنوں کے زمانہ میں

اجتماعی کاموں کی اہمیت

بہت بڑھ گئی ہے۔ اور اجتماعی کام کرنے کی روح پیدا کرنے کی ضرورت بھی بہت بڑھ گئی ہے۔ لیکن مجھے نہائت ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جماعت نے پورے طور پر اس طرف توجہ نہیں کی۔ اور نہ ہی پوری طرح اس کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ خدام الاحمدیہ کی جماعت اسی غرض کے لئے بنائی گئی تھی۔ اور انصار اللہ کی جماعت بھی اسی غرض کے لئے بنائی گئی تھی۔ کہ انفرادی اہلیت کے علاوہ اجتماعی کاموں کے کرنے کی اہلیت بھی جماعت کے اندر پیدا ہو جائے۔ مگر مجھے نہائت افسوس اور ندامت کے ساتھ اس

واقعہ کا ذکر

کرنا پڑتا ہے۔ جو پچھلے جمعہ کو رونما ہوا اور جس میں جماعت کے درجنوں آدمیوں نے نہائت شرمناک نظارہ دکھایا ایسا شرمناک کہ اگر اس فعل کو جماعتی فعل سمجھا جائے۔ تو ہر احمدی اس سے شرمندگی محسوس کریگا شکر ہے کہ یہ جماعتی فعل نہیں۔ اس کے نتیجہ میں جو اطلاعات ارد گرد کے دیہات سے آرہی ہیں۔ اور جو باتیں ہم نے سنی ہیں وہ ایسی تکلیف دہ ہیں کہ انہیں سنکر پسینہ آجاتا ہے۔ قادیان کے ارد گرد کے گاؤں میں رہنے والے لوگ ہنستے [illegible] رنگ میں کہتے ہیں۔ کہ یہ وہ جماعت ہے۔ جو ساری

دنیا کو فتح کرنے کے دعوے

کیا کرتی ہے؟ مجھے یہاں کی ایک ہندو عورت کی گفتگو پہنچی ہے۔ اس نے ہماری عورتوں سے کہا کہ جب چھت گرنے سے دھما کا ہوا۔ اور شور برپا ہو گیا۔ تو پہلے ہم اپنے گھروں میں گھس گئے۔ اور ہمارے مردوں نے دروازے بند کر کے ہاتھوں میں سونٹے پکڑ لئے۔ یہ سمجھ کر کہ میرزائیوں نے ہم پر حملہ کر دیا ہے مگر اس کے بعد جب انہوں نے کواڑوں کے سوراخوں میں سے دیکھا تو کہا کہ یہ [illegible] تو آپ بھاگے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کسی پر کیا حملہ کرنا ہے۔ اب بھاگنے والے تو چند آدمی تھے۔ مگر وہ منافق یا بزدل اپنا نام نہیں بتائیں گے ان کی منافقت یا بزدلی کی وجہ سے بدنام ساری جماعت ہو گئی۔ اور وہ لوگ جو دین کے لئے

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

اپنے خون کا آخری قطرہ

تک بہانے کے لئے تیار رہیں۔ ان بھاگنے والے بزدلوں کی وجہ سے ان کے ذمہ بھی الزام لگ گیا۔ اور ان لوگوں کی وجہ سے وہ بھی بدنام ہو گئے۔

تمہارا فرض تھا

کہ اس ہفتہ کے اندر اندر ایسے تمام مجرموں کا سراغ لگاتے اور ان کے نام لکھ کر مجھے اطلاع دیتے۔ تاکہ پتہ لگ جاتا کہ جماعت میں سے کون کون بزدل یا منافق ہیں۔ جو وقت آنے پر کچے دھاگے ثابت ہوں گے۔ جن بزدلوں نے ایک چھت کے گرنے کو بم قرار دیا۔ اور جو بم کے گرنے کے خیال سے بھاگ نکلے کیا کوئی جماعت ایسے

نالائق آدمیوں

پر اعتماد کر سکتی ہے۔ اور کیا اس قسم کے لوگ ادنیٰ قوموں میں بھی عزت حاصل کر سکتے ہیں؟ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ تم نے یہ نظارہ دکھایا اور اس ہفتہ میں ایک بھی خط مجھے اس قسم کی اطلاع پر مشتمل نہیں پہنچا۔ کہ فلاں فلاں آدمی ہماری موجودگی میں بھاگ گئے تھے۔

اب تمہیں چاہیئے

کہ ان بھاگنے والوں میں سے ایک ایک کا پتہ لگاؤ۔ اور جیسے طاعون کے چوہوں کو پکڑ پکڑ کر باہر نکالا جاتا ہے۔ اسی طرح تم ان بزدلوں کا کھوج لگا کر انہیں پکڑو۔ اور ہمارے سامنے پیش کرو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے۔ تو تم بھی اس بات کے مستحق ہو گے۔ کہ یہ سیاہی کا داغ ان کے ساتھ ہی تمہارے ماتھوں پر بھی لگا رہے۔ پس میں تمہیں پھر موقعہ دیتا ہوں۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے ایک گرنے والی چھت کو بم قرار دیا۔ ان کو پکڑو۔

مظلوم عورتوں

کی تکلیف کے بھی ذمہ دار ہیں۔ جن کو مسجد کے منتظمین نے ظالمانہ طور پر ایک ایسی چھت پر بٹھا دیا۔ جو آدمیوں کے بیٹھنے کے لئے نہیں بنائی گئی تھی۔ بلکہ صرف عارضی طور پر سامان رکھنے کے لئے اور بارش کے ایام میں پانی کو روکنے کے لئے بنائی گئی تھی۔

ان لوگوں کے بھاگنے کی وجہ سے ان کی طرف سے لوگوں کی توجہ ہٹ گئی اور وہ ضرورت سے زیادہ عرصہ تک ملبہ میں دبی پڑی رہیں۔ اس گرنے والی چھت کو جنہوں نے اپنی بیوقوفی اور کمزوری کی وجہ سے بم قرار دیا۔ اور پھر بم سمجھ کر یہ خیال کیا۔ کہ ہمیں یہاں سے بھاگ جانا چاہیئے۔ ان میں سے ایک ایک کا

نام ہمارے سامنے پیش کرو

ان بے وقوفوں کے نزدیک چار ہزار آدمی کو ایک بم فنا کر دیا کرتا ہے۔ حالانکہ ایسا کبھی نہیں ہوا۔ پھر فرض کرو۔ وہ بم ہی تھا۔ تو سوال یہ ہے کہ

بم کتنے آدمیوں کو مار سکتا ہے

اور کیا ایک دفعہ گر کر پھٹا ہوا بم دوبارہ پھٹا کرتا ہے۔ جو بم گر چکا تھا۔ اس سے یہ بزدل کس طرح مر سکتے تھے۔ اس سے تو جن مکانوں نے گرنا تھا۔ وہ گر گئے۔ اور اور جن لوگوں نے مرنا تھا وہ مر گئے۔ پھر وہ لوگ اس سے ڈر کر کیوں بھاگے۔ ایسے لوگوں کے متعلق ہی سورہ بقرہ کے شروع میں منافقوں کا ذکر کرتے ہوئے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

کہ جب بجلی کڑکتی ہے۔ تو وہ اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے ہیں۔ حالانکہ بجلی اس وقت کڑکتی ہے۔ جب وہ گر چکی ہوتی ہے۔ اس سے مرنے والے مر چکے ہوتے ہیں۔ اور گرنے والے مکان گر چکے ہوتے ہیں۔ اسکی کڑک پیچھے آتی ہے۔ اور وہ گرتی پہلے ہے۔ پس قرآن کریم ان

منافقوں کا ذکر

کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ یہ منافق ایسے جاہل ہیں۔ کہ جب بجلی گر چکی ہوتی ہے۔ تو اس کے بعد وہ اس کی کڑک سے ڈر کر اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے ہیں۔ اسی طرح میں ان بھاگنے والوں سے کہتا ہوں۔ ارے نادانو اگر اس وقت بم ہی گرا تھا۔ تو جو بم گرنا تھا۔ وہ تو گر چکا تھا۔ اور جنہوں نے زخمی ہونا تھا۔ وہ تو زخمی ہو گئے تھے۔ پھر تم کیوں بھاگ کھڑے ہوئے۔ سوائے اس کے کہ تم نے اس ذلیل حرکت سے اپنے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگا لیا۔ پس میں

جماعت کو پھر موقعہ دیتا ہوں

کہ ان بھاگنے والوں کو ایک ایک کر کے پکڑا جائے۔ اور ان کے نام لکھوائے جائیں۔ پھر

میں افسوس کرتا ہوں

منتظمین پر کہ انہوں نے بھی فرض شناسی سے کام نہ لیا۔ جہاں ہزاروں آدمی جمع ہوں۔ وہاں ان میں بے وقوف بھی ہوتے ہیں۔ جاہل بھی ہوتے ہیں۔ لنگوڑے بھی ہوتے ہیں۔ بزدل بھی ہوتے ہیں۔ اور ضروری ہوتا ہے۔ کہ حفاظت کا خیال رکھا جائے۔ میں پوچھتا ہوں کہ

حفاظت قادیان کا محکمہ

کس غرض کے لئے ہے۔ کیا بلّے لگا کر مسجدوں میں آنے کے لئے ہے۔ یا اس غرض کے لئے ہے کہ کوئی کام بھی کرے۔ ان کا فرض ہے کہ جب کوئی اجتماع ہو تو اس کے چاروں طرف اپنے والنٹیرز کھڑے کر دیں۔ رات کے وقت پہرہ دینا اور اجتماعوں کے مواقع پر کناروں پر والنٹیرز کھڑے کرنا

یہی تو کام ہے

حفاظتِ قادیان کا۔ اگر وہ قادیان میں رات کے وقت پہرہ نہیں دیتے۔ اگر وہ جلسوں کے وقت کناروں پر کھڑے ہو کر نگرانی نہیں رکھتے۔ تو انہوں نے کرنا کیا ہے۔ اور کس وقت انہوں نے کام آنا ہے۔ کیا ہم روس کی حکومت ہیں۔ یا ہم جرمنی کی حکومت ہیں۔ یا ہم فرانس کی حکومت ہیں۔ کہ کوئی غیر قوم ہم پر حملہ کر کے آئیگی۔ اور ہمارے پچاس ساٹھ والنٹیرز اسکی فوجوں کا مقابلہ کریں گے۔ دشمن تو اپنے جنون میں ہم پر ایسے الزام لگاتا ہے کہ ہم ایک حکومت قائم کر رہے ہیں۔ مگر کیا ہم بھی ایسے بے وقوف ہیں۔ کہ اس قسم کا خیال اپنے متعلق کر لیں۔ پس کہاں گئی تھی اس وقت حفاظتِ قادیان۔ اگر اس روز وہ

مسجد کے چاروں طرف پہرہ

پر متعین ہوتے۔ تو بھاگنے والوں کو وہیں روک لیتے۔ اور ان سے کہتے کہ اے بیوقوفو کہاں بھاگے جا رہے ہو۔ اور اپنی بزدلی اور

کمزوری کا ٹیکہ

جماعت پر کیوں لگاتے ہو۔ مگر وہ انہیں روکتے۔ تب جب وہ اپنی ڈیوٹی پر کھڑے ہوتے۔ وہ تو وہاں موجود ہی نہ تھے۔ بلکہ آرام سے اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے تھے یا مسجد کے کسی کونے میں شاید صفوں کے اندر بیٹھ کر حفاظت کر رہے تھے۔ یا وہ اس دن کے امیدوار تھے جب

جرمن یا فرانس کی فوجیں ہندوستان پر حملہ آور ہوں اور وہ مقابلہ کے لئے نکلیں۔ حالانکہ جہاں باقاعدہ حکومتیں قائم ہوتی ہیں۔ وہاں حفاظت کے اور معنے ہوتے ہیں۔ اور جہاں باقاعدہ حکومتیں قائم نہ ہوں۔ وہاں حفاظت کے اور معنے ہوتے ہیں۔ پرامن شہریوں کے لئے حفاظت کے صرف اتنے معنے ہوتے ہیں۔ کہ جلسوں یا اجتماعوں کے وقت کسی قسم کی گڑبڑ نہ ہونے پائے۔ یا رات کے وقت پہرہ کھڑا کر دیا جائے۔ تاکہ چور چکار ڈاکو اور فوری طور پر حملہ کرنے والوں سے بچا جائے۔ ورنہ جہاں باقاعدہ گورنمنٹیں موجود ہوں۔ وہاں اصل حفاظت حکومت کیا کرتی ہے۔ ہمارا ملک سرحدی نہیں۔ بلکہ ہم ایک ایسے ملک میں رہ رہے ہیں۔ جہاں

باقاعدہ گورنمنٹ

موجود ہے۔ اور گورنمنٹ کے پاس پولیس اور فوج وغیرہ سب کچھ ہے۔ پس ہمارے لئے حفاظت کا مفہوم اور ہے۔ اور سرحدیوں کے لئے حفاظت کا مفہوم اور ہے۔ ہماری حفاظت کا

سب سے بڑا اور سب سے اہم پہلو

صرف اتنا ہی ہے۔ کہ اجتماعوں کے موقعوں پر کناروں پر والنٹیرز کھڑے رہیں۔ تاکہ اگر کوئی گڑبڑ ہو۔ تو اسکو روکیں۔ اور یہ پتہ لگانے کی کوشش کریں کہ شورش کیوں برپا ہوئی ہے۔ اگر حفاظتِ قادیان نے فی الواقعہ اپنے فرض کو پورا کیا ہوتا۔ تو یہ شرمناک واقعہ رونما نہ ہوتا۔ حفاظتِ قادیان کا محکمہ مہینوں سے قائم ہے۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس موقعہ پر حفاظتِ قادیان کلی طور پر ناکام ثابت ہوئی ہے۔ اور اس نے سو میں سے صفر بھی کام نہیں کیا۔ ان

لوگوں کا فرض تھا

کہ وہ جمعہ یا جلسہ وغیرہ کے مواقع پر اپنے آدمی چاروں طرف کناروں پر کھڑے کر دیتے۔ تاکہ وہ کوئی گڑبڑ واقع نہ ہونے دیتے۔ ایسی شورش کی حالت میں اگر بچے نیچے آجاتے۔ یا عورتیں کچل کر ماری جاتیں۔ تو پھر کیا ہوتا۔ حفاظتِ قادیان کا یہی تو کام تھا۔ کہ وہ لوگوں کو ایسی بھاگڑ سے بچاتے۔ مگر انہوں نے کیا کیا؟ انہوں نے صفر کے برابر بھی کام نہیں کیا۔ یہ واقعہ ایسا شرمناک ہے۔ کہ مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس واقعہ نے جماعت

ہمارے نظام کی اندرونی کمزوری کو ننگا کر کے رکھ دیا ہے۔ اور شاید خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ واقعہ بھی **برکت کا موجب** ہو۔ کیونکہ اس واقعہ نے ہمیں وقت سے پہلے ہوشیار کر دیا ہے۔ مگر یہ چیز ہمیں اس غم سے بچا نہیں سکتی۔ کہ ہماری جماعت کے ایک حصہ نے سخت کمزوری دکھائی ہے۔ اور ایسے وقت میں دکھائی ہے۔ جب ان کی کمزوری اور ذلت ساری جماعت کے شریک حال تھی۔ اگر وہ لوگ اپنے گھروں میں ایسا کرتے یا اپنے محلہ میں ایسا کرتے۔ تو اور بات تھی۔ مگر ایسی جگہ پر جہاں چار ہزار آدمی جمع تھا۔ ان کا اس قسم کی شرمناک حرکت کرنا ہر احمدی کو بدنام کر رہا ہے۔ اور انہوں نے اس موقعہ پر **بزدلی کا مظاہرہ** کر کے سب کو اپنے ساتھ شامل کر لیا اور اپنی روسیاہی کے ساتھ انہوں نے نہ بھاگنے والوں اور مضبوط ایمان والوں کے ماتھوں پر بھی کلنک کا ٹیکہ لگانے کی کوشش کی۔ اب جب تک بھاگنے والوں کا پتہ نہ لگ جائے۔ کون تمہاری شکل دیکھ کر یہ کہہ سکتا ہے کہ تم ان بھاگنے والوں میں نہیں تھے۔ پھر یہ ایسا احمقانہ فعل ہے۔ کہ اسے دیکھ کر حیرت آتی ہے۔ **فرض کرو** وہ بم ہی ہوتا اور تم بم لگنے سے مر جاتے تو کیا ہوتا۔ کیا تمہارے باپ دادا نہیں مرے۔ یا تم نے نہیں مرنا تم میں سے کون ہے جو کھڑا ہو کر کہہ سکے۔ کہ میں نے نہیں مرنا۔ اگر بم کی وجہ سے ہی خدا نے تمہاری موت مقدر کی ہوئی ہے۔ تو دنیا کی کونسی طاقت تمہیں اس موت سے بچا سکتی ہے۔ قرآن کریم **منافق لوگوں کا ذکر** کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ کہ اگر وہ قلعوں کے اندر بیٹھے ہوئے ہونگے۔ تو وہاں بھی ان کو موت آ جائیگی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اچانک حادثہ سے انسان ضرور گھبرا جاتا ہے۔ اور یہ انسانی فطرت ہے۔ کہ ایسے موقعہ پر کسی قدر گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس وقت میں بات کر رہا ہوں۔ اگر کوئی آ کر میرے کان میں ٹھُو کر دے۔ تو میں بھی ایک لحظہ کے لئے گھبرا جاؤنگا۔ مگر **گھبرانے کا یہ مطلب** تو نہیں کہ انسان بھاگ کھڑا ہو۔ اگر تم ڈر کر گز بھر یا دو گز پرے چلے جاتے۔ اور پھر خود ہی اپنی بے وقوفی پر ہنستے ہوئے واپس آ جاتے۔ تو اور بات تھی۔ مگر تم میں سے بعض نے تو ڈر کر نماز توڑ دی۔ اور بھاگ کر اپنے گھروں تک جا پہنچے۔ اور تم نے باقی جماعت کو بھی شرمندہ کیا۔ میں نے سنا ہے۔ کہ باہر کے اخباروں میں بھی اس پر **ہنسی اڑائی جا رہی ہے** میں ان اخباروں کو جواب دے سکتا ہوں۔ مگر سوال تو یہ ہے۔ کہ میں اپنے نفس کو کیا جواب دوں۔ اخباروں اور دوسرے لوگوں کو چپ کرا دینا میرے بس کی بات ہے۔ مگر اپنے نفس کو چپ کرانا میرے بس کی بات نہیں۔ اب فی الحال اس کا یہی علاج ہے۔ کہ **ان لوگوں کو پکڑ لو** جو اس دن بھاگ گئے تھے۔ تاکہ نہ بھاگنے والوں کے دامن اس داغ سے پاک ہو سکیں۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ انسان [illegible] کی وجہ سے ضرور گھبرا جاتا ہے۔ مگر مسجد کو چھوڑ کر بھاگ جانا تو نہایت ہی شرمناک بزدلی پر دلالت کرتا ہے۔ پس میں **جماعت کے دوستوں کو توجہ** دلاتا ہوں۔ کہ اگر تم اس ذلت کے داغ کو دور کرنا چاہتے ہو۔ تو ان بھاگنے والوں میں سے ایک ایک آدمی کی اسطرح تلاش کرو۔ اور انہیں اس طرح نکالو۔ جیسے **طاعون کے چوہوں کو** نکالا جاتا ہے۔ انسان سمجھتا ہے۔ کہ اگر میں نے طاعون کے چوہوں کو اپنے گھر سے نہ نکالا۔ تو میرے بیوی بچے مر جائینگے۔ پس جس طرح تم ان چوہوں کی تلاش کرتے ہو۔ اسی طرح تم ایسے لوگوں کو تلاش کر کر کے نکالو۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ تعہد سے یہ کام کرو۔ کیونکہ طاعون کا چوہا صرف انسان کی جان لیتا ہے۔ مگر اس قسم کے **کمزور اور منافق لوگ** قوم کی عزت کو برباد کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ اور قوم کی عزت ہزاروں اور لاکھوں جانوں سے بھی زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔

پھر میں تمہیں کہتا ہوں کہ رمضان کے دنوں میں اللہ تعالےٰ کے حضور **خاص طور پر دعائیں کرو** کہ وہ تمہیں اس قسم کی منافقتوں اور کمزوریوں سے بچائے۔ کیونکہ جو حرکت ان کمزوروں اور بزدلوں سے ہوئی ہے وہ تم سے بھی ہو سکتی ہے۔ وہ بھی اپنے دل میں اپنے آپ کو ویسا ہی بہادر سمجھتے تھے۔ جیسے تم سمجھتے ہو۔ اور وہ بھی اپنے آپ کو ایسا ہی مومن سمجھتے تھے جیسے تم سمجھتے ہو۔ **بیسیوں دفعہ** انسان اپنے آپ کو مومن سمجھتا ہے۔ مگر وہ مومن ہوتا نہیں۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے ابتلا آتا ہے۔ اور اسکی کمزوری کے پردہ کو چاک کر کے رکھ دیتا ہے۔ اس وقت دنیا پر **نہایت ہی نازک دن** آ رہے ہیں۔ تم یقین رکھو کہ تم خود کچھ نہیں کر سکتے۔ جو کچھ کر سکتا ہے خدا ہی کر سکتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ ہی تم کو وہ ایمان بخش سکتا ہے جو **پہاڑوں سے زیادہ مضبوط** اور چٹانوں سے زیادہ راسخ ہو۔ اور خدا تعالےٰ ہی تم کو وہ قوت اقدام بخش سکتا ہے جو سمندروں کی لہروں سے بھی زیادہ بلند ہو۔ پس خدا ہی کی طرف توجہ کرو۔ اور اس سے دعائیں کرو۔ کہ اس نازک موقعہ پر تم **اسلام کے لئے شرمندگی** کا موجب نہ بنو۔ بلکہ تمہارے دلوں میں ایسی طاقت پیدا ہو جائے۔ کہ موت تو کیا چیز ہے۔ بڑے سے بڑے ابتلا کو بھی تم کھیل سمجھنے لگ جاؤ۔ تاکہ اگر ہم نے مرنا ہے تو **خدا تعالےٰ کی راہ میں** ہنستے ہوئے مریں۔ اور اس کے نام کا نعرہ بلند کرتے ہوئے مریں۔ اور ہماری موتیں اسلام کی آئندہ ترقی کی بنیاد نہایت مضبوطی سے گاڑ دینے والی اور اس کے

احمد کے تخت گاہ کا یارب دھیان رکھنا

(جناب قاضی محمد رشید صاحب سی۔جی او پونا)

دارالامان ہے یہ دارالامان رکھنا — احمد کے تخت گاہ کا یارب دھیان رکھنا

مصئون ہر مصیبت سے ہو ترا خلیفہ — اپنی پناہ میں اسکو ہر ایک آن رکھنا

شایانِ شانِ رحمت ہم سے سلوک کرنا — ہم پر نظر کرم کی اے مہربان رکھنا

مغلوب اور پسپا ہوں دینِ حق کے دشمن — حق کے سپاہیوں کی نصرت پہ آن رکھنا

تیری طرف نگاہیں مستنصریں کی ہیں — نصرٌ قریب کہہ کر تو شادمان رکھنا

شدّاد ہو کہ ہاماں نمرود ہو کہ فرعون — ہم کو مقابل ان کے تو کامران رکھنا

ایمان کی حرارت قائم رہے ہمیشہ — بوڑھے بھی ہوں اگر ہم ہمت جوان رکھنا

ہم ناتواں ہیں ہر سو خونخوار بھیڑیے ہیں — محفوظ بھیڑیوں سے اے پاسبان رکھنا

مرنے کو تیری راہ میں تیار ہے حمیدی
لیکن کڑا نہ یارب تو امتحان رکھنا

روزنامہ الفضل مورخہ ۸ ؍اگست ۱۹۴۷ء

بدقسمت ہندوستان

مسٹر شنکر راؤ دیو اور مسٹر کرپلانی نے از سرِ نو متحدہ ہندوستان کی فرسودہ راگنی چھیڑ دی ہے۔ اور پھر اس بات کا پرزور اعادہ کیا ہے۔ کہ کانگرس کا اعتقاد ہی نہیں بلکہ وہ پوری پوری کوشاں ہے کہ متحدہ ہندوستان کسی نہ کسی طرح معرضِ ظہور میں لایا جائے۔ قطع نظر اس سے کہ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ اس نے ۳ ؍جون والی پلان کے مطابق ملک میں ہندوستان اور پاکستان ایک دوسرے سے بالکل آزاد حکومتوں کا قیام منظور کر لیا ہے یہ نہایت ناواجب ہے۔ کہ اب وہ اس قسم کے ارادے جو ہر طرح دیانتداری کے اصولوں کے خلاف ہیں۔ پھر اس طرح کھلم کھلا بیان کرنے لگے بلکہ اس قسم کا اعتقاد بھی ظاہر کرے یہ نہایت افسوسناک ہے کہ کانگرسی دستور ساز سب کمیٹی نے ہندی کو سرکاری زبان قرار دیئے جانے کی سفارش کر کے پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ایک ایسی مضبوط اور دشوار گذار سدِ سکندری کھڑی کرنے کی کوشش کی ہے کہ اب متحدہ ہندوستان کا ذکر اخلاقی نقطہ نظر سے ہی برا نہیں بلکہ سیاسی نقطہ نظر سے بھی نہایت غیر دانشمندانہ ہے۔

کون نہیں جانتا۔ کہ پاکستان کی زبان خالص اردو زبان ہوگی۔ جس میں عربی اور فارسی کے الفاظ ہوں گے۔ اور ادھر ہندی زبان متعصب ہندوؤں کے ہاتھ میں رفتہ رفتہ ایسی زبان بن جائیگی۔ جس کی آخری شکل شاید سنسکرت کہلانے کی زیادہ مستحق ہوگی۔ سردار پٹیل کی رہنمائی میں جب ہندی اور اردو کی درمیانی تیسری زبان ہندوستانی سنسکرت بن کر رہ گئی تو ہندی کا کیا کہنا۔

ہندی کو ہندوستان کی سرکاری زبان قرار دے کر بے شک چند مذہبی جنونیوں کو خوش کر لیا جائیگا۔ مگر اس اقدام سے اس بدقسمت ملک کو جو نقصانِ عظیم پہنچے گا۔ اس کی تلافی ناممکن ہوگی۔ اگر کانگرسی دوست سچے دل سے متحدہ ہندوستان کے خواہشمند ہوتے۔ تو وہ کسی قیمت پر بھی پاکستان اور ہندوستان کے درمیان یہ دشوار گذار دیوار حائل نہ ہونے دیتے۔

مشترکہ زبان کا کس قدر طاقتور اثر ہوتا ہے۔ برطانیہ اور امریکہ کی مثال اس کا بین ثبوت ہے۔ باوجودیکہ برطانیہ اور امریکہ کے درمیان ایک وسیع سمندر حائل ہے۔ اور باوجودیکہ امریکہ میں مختلف اقوام کے لوگ آباد ہیں۔ لیکن چونکہ وہاں انگریزی زبان بولی جاتی ہے۔ برطانیہ سے اس کا اتحاد مستحکم ہو گیا ہے۔ کیونکہ مشترکہ زبان کا یہ فائدہ ہوتا ہے۔ کہ مختلف اقوام بھی جو ایک ہی زبان استعمال کرنے لگتی ہیں ان میں خیالات کی یگانگی کا پیدا ہو جانا لازمی ہے۔ اور جب خیالات کی یگانگی پیدا ہو جائے۔ تو اکثر باتوں میں ان کا متحد ہو جانا یقینی ہو جاتا ہے۔ خود اپنے ملک میں بھی ہم اسکی صداقت محسوس کر سکتے ہیں۔ اگرچہ شمالی ہندوستان کے ہندو اور مسلمان مذہبًا اختلاف رکھتے ہیں۔ لیکن مشترکہ زبان ہونے کی وجہ سے ان کی عادتوں اور خیالات میں ایک طرح کی یگانگی پائی جاتی ہے۔ اور یہ یگانگی نہ صرف مردوں میں بلکہ عورتوں میں بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ اسی طرح بنگال کے ہندوؤں اور مسلمانوں کا حال ہے۔

اس لحاظ سے کانگرس سب سے آخری جماعت ہونی چاہیئے تھی۔ جو پاکستان اور ہندوستان میں زبان کی خلیج اس طرح حائل ہونے دیتی۔ کیونکہ یہ امر اس کے مبینہ مقاصد کے صریح منافی ہے۔ متحدہ ہندوستان بنانے کے لئے مشترکہ زبان ایک ایسا رشتہ اتحاد تھا۔ کہ اگر کانگرسی آئین ساز اسمبلی مہاسبھائی ذہنیت سے آزاد ہوتی۔ تو وہ ہرگز اردو یا ہندوستانی زبان کی جگہ ہندی کو ہندوستان کی سرکاری زبان مقرر کرنے کی کوشش نہ کرتی۔

گاندھی جی اور کئی دوسرے کسی حد تک آزاد خیال کانگرسی مشترکہ زبان کی اس سحرکارانہ تاثیر سے ناواقف نہیں لیکن افسوس ہے۔ کہ وہ بھی نیک نیتی سے اس زبان کے حامی نہیں ہیں۔ جو حقیقت میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ زبان ہے۔ اور وہ زبان وہی زبان ہے۔ جو نہ کسی کی کوشش نے بلکہ قدرتًا یہاں نشوونما پا گئی ہے۔ جس تیسری زبان نام نہاد ہندوستانی کے گاندھی جی وغیرہ حامی ہیں۔ وہ بھی ایک فریب کارانہ چال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ سردار پٹیل کی ریڈیائی ہندوستانی کا نمونہ ہم نے دیکھ لیا ہے۔ اگر گاندھی جی اس قسم کی ہندوستانی کے حامی ہیں۔ تو یہ آئین ساز اسمبلی کے فیصلہ سے بھی بدتر ہے۔ ہندوستان کی مشترکہ زبان وہی ہے۔ جو بلا تکلف شمالی ہندوستان اور دکن میں ہر مسلمان اور ہندو استعمال کرتا ہے۔ یہی بولی ہے۔ جو بقول گاندھی جی اکیس کروڑ ہندوستانی بول اور سمجھ سکتے ہیں۔ ورنہ سردار پٹیل کی ریڈیائی ہندوستانی کو تو سوا چند بنارس کے برہمنوں کے شاید ہی کوئی سمجھتا ہے۔ یقینًا کانگرسی آئین ساز اسمبلی نے ہندی کو ہندوستان کی سرکاری زبان مقرر کر کے ہندوستان کے اتحاد کو سخت دھکا لگایا ہے۔ اور یہ بات جواب معمولی سی معلوم ہوتی ہے۔ آخر میں بڑے بڑے خطرناک نتائج پیدا کرے گی۔

نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہندوستان اور پاکستان کا تعلق بالکل منقطع ہو جائیگا۔ اور متحدہ ہندوستان کا امکان بالکل جاتا رہے گا۔ ایسے حالات میں مسٹر شنکر راؤ دیو اور مسٹر کرپلانی کا متحدہ ہندوستان کے لئے واویلا بالکل بے معنی ہے۔ اگر ہندی اور اردو اپنی اپنی حدود میں مقید ہو گئیں۔ تو کسی ہندوستانی بولی میں باہم بات چیت کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ اور ایک تیسری زبان غالبًا انگریزی کو درمیان میں واسطہ بنانا پڑیگا۔ جو بہرحال ایک اجنبی زبان ہے۔ اور اگر جیسا کہ نظر آتا ہے۔ ہندوستان اور پاکستان نے اپنی اپنی دلیسی زبان کو ہی تعلیم کا ذریعہ بنا لیا تو رفتہ رفتہ انگریزی کا اقتدار بھی کم ہوتا چلا جائے گا۔ جس کا آخری نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ دونوں ملک ایک دوسرے کے لئے گونگے بن جائیں گے۔ اس خطرے کا انسداد اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اگر ہندوستان ہندی کو ہی پسند کرتا ہے تو دونوں ملکوں کو چاہیئے۔ کہ ہندی اور اردو دونو کو باہم معاہدہ کر کے سرکاری زبان تسلیم کر لیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ دونوں ملکوں کے باشندے ایک دوسرے کی بات آسانی سے ہی سمجھ لیا کریں گے اور تیسری زبان بمعہ

دعائیں کرو دعائیں کرو

قادیان ۵ ؍اگست۔ نمازِ مغرب کے فرض پڑھانے کے بعد حضرت امیر المومنین مصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احباب کو خاص طور پر دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

”حدبندی کمیشن کے سامنے ہندوؤں کے وکیل نے تین چار گھنٹے اس امر پر زور دیا کہ ضلع گورداسپور کو ہندوستان میں شامل کیا جائے۔ سکھوں کے وکیل نے بھی اپنا آدھا وقت اسی موضوع پر صرف کیا حالانکہ ہندوؤں اور سکھوں کے کوئی اقتصادی اور تمدنی مفاد اس ضلع سے وابستہ نہیں اقتصادی اور تمدنی لحاظ سے انہوں نے اپنے مفاد کو لاہور۔ لائل پور۔ منٹگمری وغیرہ سے وابستہ بتلایا ہے لیکن اس کے باوجود ضلع گورداسپور کا مطالبہ کرنا بتلاتا ہے۔ کہ ان کی کوئی خاص غرض ہے۔

اس لئے ان ایام میں دوستوں کو خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ حدبندی کمیشن نے مورخہ ۴، ۵، ۶ ؍اگست کو اپنے دلائل صدر کمیشن کی خدمت میں پیش کرنے ہیں۔ دو روز گذر چکے ہیں۔ صرف ۶ ؍اگست کا دن باقی ہے۔ اس دن دوست خاص طور پر دعائیں کریں۔ صدر کمیشن نے ۱۱ ؍اگست تک فیصلہ کرنا ہے۔ اس لئے گیارہ اگست تک بھی خاص طور پر دعائیں کی جائیں۔ اگرچہ صدر کمیشن ممبران کمیشن کی آراء و دلائل سنکر ۶ ؍اگست تک اپنا ایک ارادہ قائم کر لیگا لیکن دلوں پر تصرف تو اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ بعد میں بھی تصرف کر کے صدر سے فیصلہ تبدیل کرا سکتا ہے۔ اس لئے دوستوں کو ۱۱ ؍اگست تک خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ جو بھی فیصلہ ہو۔ ہمارے لئے مفید ہو۔ اور شماتتِ اعدا کا باعث نہ ہو۔ سب دوست جو موجود ہیں اپنے اپنے محلوں میں جا کر اس کا اعلان کرا دیں۔ (حضور کے حکم کی تعمیل میں اسی وقت محلوں میں دوستوں کو بھجوا کر اعلان کرا دیا گیا)

قتلِ انبیاء کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ فرمان

(از ملک گل محمد صاحب پنشنر قادیان)

قتل انبیاء کے متعلق اکثر جماعت کے احباب میں بحث رہتی ہے۔ اور قرآن شریف میں جہاں ایسے الفاظ یقتلون النبیین وقتلہم الانبیاء آئیں۔ وہاں اکثر دوست بجائے قتل یا سعی قتل مراد لیتے ہیں۔ یا کوئی اور تاویل کرتے ہیں۔ اور اُن کی یہ کوشش ہوتی ہے۔ کہ ایسے معانی کئے جاویں۔ جو فی الحقیقت قتل انبیاء کے منافی ہوں۔ گذشتہ سالوں میں اس مسئلہ پر بعض علماء سلسلہ عالیہ میں اختلاف ہوا۔ اور حضرت یحیٰ علیہ السلام کے قتل کے خلاف اور حق میں اپنی رائے کا اظہار فرماتے رہے۔ اور بیرونجات سے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی شہادت طلب کی گئیں۔ بالآخر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قتل یحیٰ علیہ السلام کو تسلیم فرماتے ہوئے اس مسئلہ پر نہایت ایمان افروز روشنی ڈالی۔ اور اس تنازعہ کو ختم فرمایا۔ چونکہ جماعت بفضل الٰہی یوماً فیوماً ترقی کر رہی ہے۔ ہر ملک و مذہب و ملت و طبقہ و علم کے انسان سلسلہ عالیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور الٰہی فرمان انی معک یا مسرور و ستاتی علیک یوم یعنی کل قوم یاتون نلک جنّتنا الٰہام حضرت مسیح موعودؑ کی تصدیق کر رہے ہیں۔ اُن کے اضافہ علم کے لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ اس مسئلہ کے متعلق جو فرمان حضرت امام الزمان سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اخبار البدر ۴ ر ستمبر ۱۹۰۳ء میں فرمایا ہے وہ دوستوں کے گوش گذار کر دوں۔ تاآنکہ ان کو آئندہ ایسی آیات کے صحیح معانی کرتے ہوئے کوئی تردد یا بیچکچاہٹ نہ ہو۔ (منقول از البدر ۴ ر ستمبر ۱۹۰۳ء)

”ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ توریت میں جھوٹے نبی کی یہ علامت لکھی ہے کہ وہ قتل کیا جاوے۔ اور ادھر ایسی عبارتیں بھی ہیں۔ کہ بعض نبی قتل ہوئے۔ تو پھر وہ علامت کیسے صحیح ہو سکتی ہے۔

(حضرت اقدسؑ نے) فرمایا۔ راستباز کی یہی نشانی ہے۔ کہ جس مطلب کے لئے خدا نے اسے پیدا کیا ہے۔ جب تک وہ پورا نہ ہولے یا کم از کم اُس کے پورا ہونے کی ایسی بنیاد نہ ڈال دے۔ کہ اُسے تنزل نہ ہو۔ تب تک وہ نہ مرے۔ مگر لذابت سے یہ بات کب ہو سکتی ہے۔ قتل سے مراد یہ ہے۔ کہ اُس قتل میں ناکامی اور نامرادی ساتھ نہ ہو۔ اور جب ایک انسان اپنا کام پورا کر چکے۔ تو پھر خود مر جائے۔ یا کسی کے ہاتھ سے مارا جائے۔ تو کیا۔ موت تو بہر حال آنی ہی ہے۔ کسی صورت میں آ گئی۔ اس میں کیا ہرج ہے۔ کامیابی کی موت پر کسی کو تعجب نہیں ہوتا۔ نہ دشمن کو خوشی ہوتی ہے۔ قرآن شریف سے صریح الفاظ میں یہ بات معلوم نہیں ہوتی۔ کہ خدا تعالیٰ نے قتل نبی حرام کیا ہو۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھا ہے افائن مات او قتل۔ جس سے قتل انبیاء کا جواز معلوم ہوتا ہے“

اچھوت ہندو نہیں!

(از مہاشہ محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ)

اس سے پہلے دو اصول بیان کئے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اچھوت ہندو نہیں کیونکہ اگر اچھوت ہندو ہوتے۔ تو ان کو بھی ہندو مذہب وہی حقوق دیتا۔ جو کہ وہ دوجوں کو دیتا ہے۔ لیکن وہ دھرم شاستر اچھوتوں کو دوجوں کے حقوق نہیں دیتا۔ اب تیسرا نیم بیان کیا جاتا ہے۔ اور وہ یگیو پویت کا پہننا ہے۔ شاستروں نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ اچھوت کو یگیو پویت (زنار) پہننے کا حق نہیں ہے۔ اگر اچھوت بھول کر یگیو پویت پہن لے۔ تو رشیوں نے اس کی سزا بتائی ہے۔ اور وہ شودر پاپی ہے۔ اور ایک لمبے عرصہ تک نرک (دوزخ) میں رہتا ہے مشہور رشی استری جی مہاراج اپنی سمرتی میں فرماتے ہیں:۔

کہ اگر دوجوں کے علاوہ اور کوئی یگیو پویت کو دھارن کرتا ہے۔ تو وہ گورو اور حاضرین دونوں کو نرک میں لے جانے والا ہوتا ہے $\frac{10}{34}$

ہم نے جہاں تک شاستروں اور ویدوں اور دیگر دھارمک گرنتھوں کا مطالعہ کیا ہے ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ان میں کوئی ایک بھی منتر یا شلوک ایسا نہیں۔ جس میں یہ لکھا ہو کہ اچھوت کو بھی یگیو پویت پہننے کا حق ہے۔ اور نہ تو اور اس زمانہ کے سب سے بڑے سدھارک دیانند جی مہاراج نے بھی اپنی ستیارتھ پرکاش میں صاف لفظوں میں اقرار کیا۔ کہ شودر کو یگیو پویت پہننے کا حق نہیں۔ اگر شاستروں میں یا دیگر دھارمک گرنتھوں میں اچھوتوں کو یگیو پویت کی اجازت ہوتی۔ تو پنڈت اور دیگر دوج اچھوتوں پر یگیو پویت پہننے کی وجہ سے ہرگز مظالم نہ ڈھاتے۔ سورن ہندوؤں نے اچھوتوں کو یگیو پویت پہننے پر وہ سخت سزائیں دیں۔ کہ جن کو سُن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ چند سال کا ذکر ہے۔ کہ ریاست جموں میں ٹھہرا مقام پر جہاں کہ آریہ سماج ہر سال ایک بڑا بھاری میلہ کرتے ہیں۔ مہاشہ رام چند کو وہاں کے راجپوتوں نے اس وجہ سے مار دیا۔ کہ انہوں نے اچھوتوں کو یگیو پویت پہنائے تھے اور جن اچھوتوں نے یگیو پویت پہنے تھے۔ اُن کے زنار توڑ کر لوہا گرم کر کے اُن کے جسم پر اس سے نشان کئے جس کی وجہ سے کئی اچھوت مر گئے۔

اس طرح گوڑ گانوہ ال میں ایک واقعہ ہوا ہے جس کے متعلق آریہ اخبار (ارجن دہلی) لکھتا ہے۔ کہ ”۴ مارچ کو روتیلا نامی گاؤں میں شری کرشن سنگھ اچھوت کی بارات جا رہی تھی۔ دو ہزار کے قریب جاٹوں نے گاؤں کے باہر بارات روک لی کیونکہ ان کو معلوم ہوا تھا۔ کہ دولہا جو کہ اچھوت ہے۔ پالکی میں بیٹھ کر بیاہنے جا رہا ہے۔ جاٹوں نے اچھوتوں کو اس قدر مارا کہ بعض اُن میں سے بے ہوش ہو گئے۔ پھر اُن کو ننگا کر کے ایک قطار میں کھڑا کر دیا۔ اُن کے کپڑے اُتروا دیئے۔ جب کپڑے اُتارے گئے تو ان میں سے بعض اچھوتوں نے یگیو پویت پہنے ہوئے تھے۔ جن کو دیکھ کر جاٹوں میں سخت جوش پیدا ہو گیا۔ انہوں نے اُن کے زنار توڑ دیئے۔ اور جنہوں نے یگیو پویت پہنے تھے۔ ان کو اس قدر مارا۔ کہ کئی ان میں سے زخموں کی وجہ سے مر گئے۔ ۵۵ براتیوں میں سے بمشکل ۱۷ باراتی بچے“۔

(ارجن ہندی دہلی ۱۸ مارچ ۱۹۴۷ء)

ایسے واقعات تقریباً ہر جگہ ہوتے ہیں۔ کہ یگیو پویت کی وجہ سے اچھوتوں کو سورن ہندو سخت سے سخت سزا دیتے ہیں میرے خیال میں اس میں سورن ہندوؤں کا اتنا قصور نہیں ہے۔ وہ معذور ہیں کیونکہ ان کا دھرم اور مذہبی کتب یہی اجازت دیتے ہیں۔ کہ اچھوت کو یگیو پویت پہننے کا حق نہیں۔ اگر اچھوت ہندو ہوتے جیسا کہ بعض دوست خیال کرتے ہیں۔ تو ان کو بھی دوجوں کی طرح یگیو پویت پہننے کی اجازت ہوتی۔ لیکن شاستر نے اچھوتوں کے لئے زنار کا پہننا منع فرمایا ہے۔ اس لئے ماننا پڑے گا۔ کہ اچھوت ہندو نہیں۔

قطعات

خدا کے بندے کو مالِ فقط خدا کیلئے | اُسی نے بھیجا اُسے دینِ مصطفیٰ کیلئے
”نبی“ کا نام نہ پایا کسی نے اُمت میں | یہ شانِ وقف تھی بس ایک میرزا کیلئے

ذلیلوں کی ہدایت کو زمانے کا امام آیا | محمدؐ کی غلامی میں محمد کا غلام آیا
اسی کے فیض کا چشمہ ہی جاری آج عالم میں | وہ لیکر تشنگانِ معرفت کے پاس جام آیا

قادیان میں دین کا جاہ و جلال دیکھ | افواجِ کفر و شرک یہاں پائمال دیکھ
پھر حسبِ سعدی ہے لشکرِ شیطان کو شکست | وہ کامرانِ فضلِ عمر باکمال دیکھ

(محمد ابراہیم شاد احمدی)

چوتھی بات جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اچھوت ہندو نہیں وہ آپس کے بیاہ وغیرہ کا مسئلہ ہے ہندو شاستروں نے صاف طور پر لکھا ہے کہ برہمن خواہ کسی بھی حالت میں ہو وہ شودر عورت کے ساتھ بیاہ نہ کرے اگر کوئی برہمن کیسا گرا ہوا بھی ہو تب بھی اس کو چاہیئے کہ وہ شودر عورت کے ساتھ بیاہ نہ کرے۔

پاراشر اتشی فرماتے ہیں کہ

جو دوج یعنی برہمن۔ کھتری۔ ویش اشودروں سے کھانا پکواتا ہو۔ یا جس کی عورت ہی شودر ہو دیوتا اس پر کبھی خوش نہیں ہوتے اور وہ مرکر اور اونام نرک میں جاتا ہے ۲/۵

پھر لکھا ہے کہ کپلا گؤ کا دودھ پینے سے شودر اور شودر عورت کے ساتھ بیاہ کرنے سے برہمن اور وید پر جو شودر غور کرتا ہے یہ سارے کے سارے نرک (دوزخ) میں جاتے ہیں۔

پھر لکھا ہے کہ چانڈال عورت کے ساتھ بیاہ کرنے سے اور اچھوت عورتوں کے ساتھ بیاہ کرنے پر برہمن اس کا کفارہ ادا کرے اور ایک سال تک کرچھ برت رکھے اور اس شودر عورت کو چھوڑ دے۔ تب جاکر اس کی شدھی ہوتی ہے۔

شودرانی چنڈالی۔ اور لڑنے والی استری خواہ کیسی ہی خوبصورت ہو تب بھی دوجوں کو چاہیئے کہ اس کے ساتھ بیاہ نہ کرے جو دوج ان کے ساتھ بیاہ کرتا ہے۔ وہ اپنی کل کو نرک میں لے جاتا ہے ۱۳/۲۷

دیاس سمرتی کی رائے جو دوج کام کے وش میں ہو کر یعنی لاچار حالت میں شودر عورت کے ساتھ بیاہ کرتا ہے۔ وہ پاپی ہے اور مرکر نرک میں جاتا ہے۔

منو سمرتی کی رائے۔

مصیبت کے وقت بھی برہمن اور کھتری کی کسی اچھوت عورت کے ساتھ بیاہ کسی پرانی اور شاستر میں نہیں لکھا۔ جو دوج پریم اور محبت میں کسی اچھوت عورت کے ساتھ بیاہ کر لیتا ہے تو وہ اور اس کی ساری اولاد فوراً شودر بن جاتی ہے شودر عورت سے بیاہ کرنے والا انسان اپنے دھرم سے گر جاتا ہے ۔ ۔ ۔ برہمن اگر شودر عورت کے ساتھ بیاہ کرکے اس کو پلنگ پر بٹھاتا ہے تو وہ پاپی ہے اور اگر اس سے کوئی اولاد پیدا کرتا ہے تو اپنے دھرم سے گرجاتا ہے اگر کوئی آدمی مہمان اور بزرگوں کو شودر عورت کا پکایا ہوا کھانا کھلاتا ہے تو اس کے شرادھ وغیرہ کو بہتر قبول نہیں کرتے اور ایسا برہمن مرکر نرک کو جاتا ہے۔

جس برہمن کے منہ پر اچھوت کا سانس لگا ہو یا جو شودر عورت سے پیدا ہوا ہو ایسے انسان کا دھرم میں کوئی ٹھکانا (جگہ) نہیں ستو ادھیائے ۳۔

ان حوالہ جات سے ثابت ہے کہ برہمن کسی پڑھی لکھی شودر عورت کے ساتھ بیاہ نہیں کرسکتا اگر وہ بیاہ کرتا ہے۔ تو وہ پاپی ہے اور جب تک وہ کفارہ ادا نہیں کرلیتا وہ گنہگار ہوگا۔ تاریخ میں ہرگز کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ کسی وقت کسی برہمن نے شودر عورت کے ساتھ بیاہ کیا ہو۔ اگر یہ جائز ہوتا کہ دوج شودر عورتوں کے ساتھ بیاہ کرسکتے تو ضرور تھا کہ تاریخ عالم میں اس کی کوئی نہ کوئی مثال پائی جاتی۔ لیکن جب سے شاستروں کا زمانہ چلا ہے۔ کوئی ایک بھی مثال اس قسم کی نہیں پائی جاتی۔ اس سے ثابت ہے کہ عملی طور پر اچھوت ہندوؤں کا انگ نہیں۔ پھر یہ بھی پایا ہے کہ کوئی اچھوت اگر اس نے اعلےٰ تعلیم حاصل کی ہو اور وہ برہمن بن گیا ہو۔ چاروں وید پڑھا ہو۔ خوبصورت ہو۔ مالدار ہو پھر بھی وہ اپنے سے اوپر یعنی۔ برہمن کھشتری ویش کی عورت کے ساتھ بیاہ نہیں کرسکتا اگر وہ کرتا ہے تو پاپی اور گنہگار ہے۔ اور شاستروں نے ایسے شودر کے لئے سخت سزا مقرر کی ہے استری سمرتی میں لکھا ہے کہ اگر شودر کام (شہوت) کے خیال سے دوج عورتوں کی طرف توجہ کرے تو راجہ کا فرض ہے کہ اس کو سزا دے۔

پودرن سنکر کی تعریف کرتے ہوئے رشی فرماتے ہیں کہ ورن سنکر (حرامی) کون ہے آپ فرماتے ہیں کہ جو بے قاعدہ پیدا ہوا ہو اور جو اچھوت سے اعلیٰ جاتی کی استری میں سے پیدا ہو پنڈتوں ورن سنکر (حرامی) کہا کرتے ہیں ۱/۲۳

سوامی دیانند کی رائے

آریہ سماج کے بانی دیانند جی مہاراج جن کو آریہ سماج اس زمانہ کا سب سے زیادہ اچھوتوں کا خیر خواہ سمجھتی ہے آپ نے بھی اسے منع فرمایا ہے کہ اچھوت جس نے چاروں وید پڑھے ہوں وہ کسی برہمن عورت کے ساتھ بیاہ کرے۔ چنانچہ ایک بار آپ سے پوچھا گیا کہ جو آپ کے لیکچر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ برہما کے چار منہ نہیں تھے اور نہ کسی کی کوئی جاتی تھی۔ جو وید کو پڑھتا وہ برہمن کہلاتا تھا اور جو بہادر ہوتا تھا وہ کھشتری اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی اچھوت علم حاصل کرکے عالم بن جائے اور پھر وہ یہ خواہش کرے کہ میں کسی برہمن کی لڑکی سے شادی کرلوں۔ تو کیا اس برہمن کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی اپنی لڑکی اس کو دیدیوے؟

سوامی جی کا جواب۔ اس وقت آریہ سماج کے بانی اچھوتوں کے خیرخواہ اور اچھوتوں کو برہمن بنانے والے دیانند جی مہاراج جواب دیتے ہیں کہ اگر واقعی کسی اچھوت نے علم حاصل کیا ہو اور وہ عالم بھی بن گیا ہو۔ لیکن اس سبب سے کہ اس نے اپنی عمر کا ایک لمبے عرصہ تک اچھوتوں میں پرورش پائی ہے اور بوسیدہ خیالات ابھی تک اس کے دماغ میں موجود ہیں۔ اس لئے برہمن لڑکی کا اس کی طرف منسوب ہونا ٹھیک نہیں۔

جیون سوامی دیانند۔

مصنف پنڈت لیکھرام ۲۷۰

خدام الاحمدیہ کا نواں سالانہ اجتماع

ش ۱۳۲۶ھ

خدام الاحمدیہ کا نواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ماہ اخاء (اکتوبر) میں منعقد ہوگا۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہوگا۔

۱۔ قادیان اور بیرونی مجالس کے تمام خدام ایک ہی جگہ اپنے خیمے بناکر قیام کرینگے

۲۔ ذہانت وصحت جسمانی کی مختلف کھیلوں کے مقابلے ہوں گے۔

۳۔ اخلاقی مقابلے ہوں گے

۴۔ علمی مقابلے ہوں گے۔

۵۔ خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوگا۔ جس میں ہر مجلس کے نمائندگان کے لئے اظہار خیالات کا موقعہ ہے

۶۔ آئندہ سال کے لئے صدر مجلس کا انتخاب بھی اسی موقعہ پر ہوگا

۷۔ آگ بجھانے اور فسٹ ایڈ (ابتدائی تیمارداری) وغیرہ کے اصول بتائے جائیںگے

۸۔ تمام خدام کی اجتماعی ورزش کا پروگرام بھی ہوگا۔

۹۔ خدام الاحمدیہ کے کام اور پروگرام کے متعلق اہم تقاریر ہوں گی۔

۱۰۔ اجتماع کا پروگرام ایسے وقت میں ختم کیا جائے گا۔ کہ دہلی اور پشاور تک کے خدام دوسرے دن دفاتر کے وقت سے پہلے اپنے مستقر پر پہنچ سکیں۔

۱۱۔ ہر خادم۔ سائق۔ قائد اور مربی کا فرض ہے۔ کہ وہ نوجوانان احمدیت کے اس اجتماع کو جو مقصد احمدیت کو قریب ترلانے کی ایک کوشش ہے۔ بارونق بنائیں کیا آپ اپنی ذمہ داری کو ادا کریں گے؟ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ مطلوب ہے

مکرم طالب علیصاحب نمبر ۷۶۸۱۵۹ آر آئی اے ایس سی۔ کراچی کا موجودہ ایڈریس نظارت ہذا کو مطلوب ہے۔ اگر کسی دوست کو انکا پتہ معلوم ہو تو نظارت ہذا کو اطلاع دے کر مشکور فرمادیں۔ اور اگر خود صاحب موصوف اس اعلان کو پڑھ لیں تو اپنا ایڈریس نظارت ہذا کو بھجوادیں۔

(نظارت بیت المال)

136

تحریک جدید اور بیرون ہند کی جماعتوں کا مالی انتظام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۴۷ء میں فیصلہ فرمایا کہ بیرون ہند کے تمام ممالک کی تبلیغ تحریک جدید کے ماتحت ہوگی۔ چنانچہ صدر انجمن نے بھی اپنے بیرون ہند کے مبلغ تحریک جدید کے انتظام کے ماتحت کر دیئے۔ اور وہ تحریک جدید کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ بھی ہے کہ بیرون ہند میں جو چندے وصول کئے جائیں ان کا ایک بڑا حصہ اسی ملک کی تبلیغ پر خرچ کیا جائے۔ اور ایک چھوٹا حصہ مرکز قادیان میں آنا چاہیئے۔ اس پر ایک عرصہ سے عمل ہو رہا ہے۔ مگر ایک عرصہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس ضرورت کا احساس فرما رہے تھے۔ کہ بیرون ہند میں جو روپیہ اس ملک کے چندوں سے وضع کر کے خرچ کیا جاتا ہے۔ یا جو حصہ مرکز میں آتا ہے اس کا باقاعدہ حساب وکتاب ایک نظام کے ماتحت رکھا جانا ضروری ہے اس کے لئے ایک تجربہ کار۔ واقف اور موزوں آدمی کی ضرورت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مکرمی ماسٹر فقیر اللہ صاحب کو جو اختلاف کے پہلے دن سے ہی غیر مبائعین کے ایک سرگرم ممبر اور کارکن تھے۔ اور ایک لمبا عرصہ ان کے محاسب رہے ہیں۔ قریباً عرصہ تین سال کا ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل و رحم فرمایا۔ اور وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حلقہ بگوش غلام ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ بھی توفیق بخشی کہ وہ لاہور سے قادیان تشریف لے آئے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر وکیل المال تحریک جدید کے ماتحت بیرون ہند کی جماعتوں کا مذکورہ بالا انتظام ان کے سپرد فرمایا ہے۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید سے ایک چٹھی مندرجہ ذیل کوائف معلوم کرنے کے لئے بیرون ہند کے مبلغوں کے نام ارسال کی جا رہی ہے۔ اگر یہ چٹھی کسی جماعت میں نہ پہنچی ہو۔ تو چاہیئے۔ کہ اس نوٹ کو پڑھ کر اس پر عمل فرمائیں اور اپنی فہرست مکمل کر کے جلد سے جلد ارسال فرمائیں۔

(۱) آپ کے مشن میں کس قدر احمدی ہو چکے ہیں۔ ان سب کی ایک مکمل فہرست معہ ان کے پورے پتوں کے۔

(۲) اگر آپ کے حلقہ میں کسی جگہ باقاعدہ انجمن ہو۔ تو اس کے عہدیداروں کو اور ممبروں کے نام بمعہ مکمل پتہ

(۳) اگر کوئی صاحب کوئی چندہ یا عطیہ ہفتہ وار یا ماہوار یا سہ ماہی وغیرہ باقاعدہ ادا کرتے ہوں۔ تو وہ بھی اُن کے نام کے آگے نوٹ فرما دیں۔

(۴) اگر کوئی صاحب ایسے ہوں۔ کہ وہ باقاعدہ تو کوئی رقم ادا نہیں کرتے۔ لیکن وقتاً فوقتاً کچھ امداد کرتے ہیں۔ تو ان کے نام کے سامنے نوٹ کر دیں۔

(۵) ایسے احباب کے بھی نام لکھدیں جو کوئی رقم ادا نہیں کرتے۔ لیکن اُمید ہے کہ تحریک کیجائے تو وہ کچھ ادا کرنے لگ جائیں گے۔

ہر مبلغ ایسی فہرستیں یا بیرون ہند کے عہدیداران تحریک جدید یا دوسرے چندوں کے بارے میں تمام [illegible] وکیل المال تحریک جدید [illegible]

کیا آپ نے چندہ حفاظت مرکز ادا کر دیا ہے؟

تحریک چندہ حفاظت مرکز کی موجودہ وصولی کی رفتار نہایت افسوسناک ہے۔ موجودہ حالات اور سلسلہ کی بڑھتی ہوئی فوری ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ بعض ضروریات ایسی ہوتی ہیں۔ جن کے لئے انتظار کرنا مہلک اور نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح وقف جائداد کے وعدوں کی وصولی کا ادا ہونا نہایت ہی اہم اور ضروری ہے۔ اور اس کیلئے بھی انتظار نہیں کیا جا سکتا۔ دوست حضور کی خوشنودی حاصل کر سیکرٹریان مال اور جملہ عہدیداران جماعت سے خاص طور پر گذارش ہے۔ کہ وہ اس سلسلہ میں فوری جدوجہد کریں۔ تاکہ کوئی دوست ایسا نہ رہے۔ جس نے چندہ حفاظت

مرکز سے پہلے ادا کر دیا ہو۔

زمیندار جماعتوں کو بھی فصل ربیع کی آمد سے اپنے وعدے ادا کر دینے چاہیئں تا ایسا نہ ہو کہ ان کو آئندہ فصل خریف تک انتظار کرنا پڑے۔ اور ان کے وعدوں کی ادائیگی میں تاخیر ہو جائے۔ لہذا تمام زمیندار احباب جماعت کو جلد اپنے وعدے پورے کر کے سابقون الاولون کی صف میں کھڑے ہو کر اپنے خدا کے حضور سرخرو ہو جائیں۔ (ناظر بیت المال)

مرکزی تقسیم کونسل کا اعلان
پناہ گزینوں کی مدد کیلئے اہم فیصلے

نئی دہلی ۷ اگست معلوم ہوا ہے کہ مرکزی تقسیم کونسل فرمنہ اور املاک کو ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم کرنے کے سلسلے میں کسی قطعی فیصلہ پر نہیں پہنچ سکی۔ چنانچہ کونسل نے اس سوال کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک با اختیار ٹربیونل مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ ٹربیونل تین ججوں پر مشتمل ہوگا۔ ہندوستان کے موجودہ چیف جسٹس اس کے چیئرمین ہوں گے۔

فسادات کی وجہ سے جو لاتعداد مسلمان اور غیر مسلم اپنے علاقوں کو چھوڑ چکے ہیں۔ ان کی مدد کرنے کے سلسلے میں کونسل نے اہم فیصلے کئے ہیں مثلاً یہ کہ (۱) دونوں حکومتوں کے حکام کو پناہ گزینوں کے حالات معلوم کرنے کی اجازت دیدی جائے گی (۲) دونوں حکومتیں دو مینجر مقرر کریں گی۔ جو مختلف علاقوں میں پناہ گزینوں کی جائداد کا انتظام کریں گی۔ (۳) دونوں حکومتیں اقلیتوں کی منقولہ اور غیر منقولہ جائداد کے نقصان کا تخمینہ تیار کریں گی۔ اور نقصان اٹھانے والوں کو مناسب عوضانہ دینے کے سوال کو طے کریں گی۔

انگلستان کی نازک اقتصادی حالت
وزیر اعظم برطانیہ کا بیان

لنڈن ۷ اگست مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ نے برطانوی پارلیمنٹ کے دارالعوام میں انگلستان کی نازک اقتصادی حالت کا ذکر کیا۔ اور حکومت کی پوزیشن واضح کی۔ آپ نے بتایا کہ بہ حالت موسم سرما کی شدت اور کوئلہ کی کمی کی وجہ سے واقع ہوئی ہے صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مناسب اقدام کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ گاڑیاں کم کر دی گئی ہیں۔ پٹرول کا راشن کم کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح فوج کی تعداد میں بھی کمی کر دی گئی ہے۔ مخالف پارٹی نے بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔ ملک میں عام افواہ ہے کہ سٹرلنگ کو بسرعت ڈالر میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ حکومت کو اس بارے میں ایک واضح بیان دے کر اپنی پوزیشن کی وضاحت کرنی چاہیئے۔

اقلیتیں پاکستان کی وفادار رہیں
لالہ بھیم سین سچر کی اپیل

لاہور ۶ اگست لالہ بھیم سین سچر نے جو مغربی پنجاب کی کانگرس اسمبلی پارٹی کے لیڈر ہیں۔ ایک بیان میں کہا مغربی پنجاب کی اقلیتوں کو پاکستان کا وفادار شہری بن کر رہنا چاہیئے۔ اکثریت کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے عمل سے اقلیتوں کو یہ یقین دلا دیں۔ کہ پاکستان میں ان کے جان و مال اور عزت و حرمت اور مذہب کی پوری آزادی ہوگی۔

چونکہ ۱۵ اگست کا دن برطانوی حکمرانی ختم ہونے کی خوشی میں منایا جائے گا۔ اس لئے اقلیتوں کو بھی یہ دن تزک احتشام سے منانا چاہیئے۔ آپ نے سرحدی کمیشن کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ہفتہ عشرہ تک کمیشن اپنا ایوارڈ دے دیگا۔ چونکہ ہر فرقہ کے لیڈر اس ایوارڈ کو من وعن قبول کرنے کا اقرار کر چکے ہیں۔ اس لئے عوام کو بھی اس ایوارڈ کے اعلان کے موقع پر کسی قسم کی بد امنی نہیں کرنی چاہیئے۔

حکومت سندھ جشن پاکستان پر ۷۵ ہزار روپیہ خرچ کرے گی

کراچی ۷ اگست سندھ گورنمنٹ نے جشن مسرت منانے کا پروگرام مرتب کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے جشن کے لئے ۷۵ ہزار روپیہ کی رقم منظور کی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ایک فلم کمپنی نے جشن کی جملہ تقاریب کی مکمل کارروائی فلم بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فلم دیگر ممالک میں دکھائی جائے گی۔

کراچی میں پاکستان ریڈیو سٹیشن کی تعمیر

کراچی ۷ اگست پاکستان ریڈیو سٹیشن کے قیام کے سلسلے میں تعمیر کا کام تیزی سے شروع ہے منگا پہاڑی پر اسٹوڈیو تیار کیا جا رہا ہے۔ اور کلفٹن کے نزدیک ٹرانسمیشن سٹیشن تعمیر ہو رہا ہے۔ ایک مقامی مسلم فرم نے دو ٹرانسمیٹر بطور عطیہ پیش کئے ہیں۔ امید ہے کہ آئندہ ہفتہ ریڈیو سٹیشن اپنا پروگرام نشر کرنا شروع کر دے گا۔ سب سے پہلے سندھ کے مجوزہ گورنر شیخ غلام حسین ہدایت اللہ تقریر نشر کریں گے۔

ڈاک خانوں کی ٹکٹوں پر جے ہند کے الفاظ

نئی دہلی ۶ اگست۔ ۱۵ اگست کو انتقال اختیارات کی تقریب پر محکمہ ڈاک و تار ایک خاص قسم کی ٹکٹیں جاری کرے گا۔ جن پر انگریزی اور ہندی میں جے ہند کے الفاظ لکھے ہوں گے۔

انڈیا کو گندم کی سپلائی بند کر دو
حکومت سندھ کو ہدایت

کراچی۔ ۷ اگست پاکستان گورنمنٹ نے حکومت سندھ کو ایک تار ارسال کی ہے۔ جس میں اسے ہدایت کی ہے کہ اب انڈیا کو مزید گندم برآمد نہ کی جائے۔ سندھ کے وزیر سپلائی میر بندے علی خاں تالپور نے ایک بیان میں کہا کہ اس ہدایت کے مطابق سندھ نے انڈیا کو گندم کی برآمد بند کر دی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت سندھ نے انڈیا کو تیس ہزار ٹن گندم بھیجنے کا جو وعدہ کیا تھا۔ اسے پورا نہیں کیا جا سکے گا۔ آپ نے بتایا۔ کہ اس اقدام کی غرض یہ ہے کہ تاکہ دونوں نوآبادیوں کے حصہ میں آنے والے غذائی قلت کے علاقوں کے لئے گندم مہیا کی جا سکے۔

انڈونیشیا کا مسئلہ اور امریکہ

بٹیویا ۷ اگست امریکہ کے کونسل جنرل نے انڈونیشین ری پبلکن کے حکام اعلیٰ سے ملاقات کرنے کے بعد بتایا کہ اگر ہالینڈ اور انڈونیشیا چاہیں تو امریکہ ان کے جھگڑے کے سلسلہ میں ثالث بننے کے لئے تیار ہے۔

انڈونیشیا کے نائب وزیر اعظم ڈاکٹر اے کے غنی نے ایک بیان میں بتایا کہ انڈونیشین حکومت نے چودہ ممالک کو دعوت دی ہے کہ وہ اپنے اپنے نمائندے انڈونیشیا میں بھیجیں۔ تاکہ وہ یہاں کی صورت حالات کا صحیح طور پر جائزہ لے سکیں۔ جن ممالک کو دعوت دی گئی ہے ان میں روس۔ فرانس۔ چین ہندوستان اور پاکستان بھی شامل ہیں۔

اسم وار تفصیل

تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوئم کا چندہ اسم وار تفصیل کے ساتھ مرکز میں داخل ہونا چاہیئے۔ تا کسی کا نام حضور کے دعا کے لئے پیش ہونے سے رہ نہ جائے۔ مگر ۲۹ رمضان المبارک کی دوپہر تک بہ نیز غلہ فنڈ کا روپیہ بھی ادا ہونا چاہیئے

وکیل المال تحریک جدید

گاندھی جی کے خلاف مظاہرے

لاہور ۶ اگست مسٹر گاندھی آج اپنی پارٹی کے ہمراہ کلکتہ روانہ ہو گئے۔ جب آپ ریلوے سٹیشن کو جانے کے لئے کار پر سوار ہوئے۔ تو بعض ہندو نوجوانوں نے آپ کے خلاف مظاہرہ کیا۔

حد بندی کمیشن کے متعلق افواہیں بے بنیاد ہیں

لاہور ۶ اگست حکومت پنجاب کے ہوم سیکرٹری نے بتایا ہے کہ چند دنوں سے حد بندی کمیشن کے ایوارڈ کے متعلق طرح طرح کی افواہیں پھیل رہی ہیں۔ عوام کو کسی افواہ پر یقین نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ سب افواہیں بے بنیاد ہیں۔